مولانا مفتی محمد فرید مدظلہ
(شیخ الحدیث وصدر دارالافتاء دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک)

مسلمانوں کے قبرستان میں قادیانی کی تدفین؟

گزشتہ دنوں چیچہ وطنی کے نواح میں ایک قادیانی مُردے کو مسلم قبرستان سے نکالنے کے لیے احرار کی قیادت میں مسلمانوں نے تاریخی کامیابی حاصل کی۔ اس مناسبت سے یہ فتویٰ شائع کیا جارہا ہے، تاکہ ہر جگہ مسلمانوں میں بیداری پیدا ہو۔ (ادارہ)

اِسْتَفْتَاء: کیا فرماتے ہیں علماء کرام اس مسئلہ میں کہ بعض قادیانی اپنے مردے مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کردیتے ہیں اور پھر مسلمانوں کی طرف سے مطالبہ ہوتا ہے کہ ان کو نکالا جائے تو کیا قادیانی کا مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا جائز نہیں اور مسلمانوں کے اس طرزِ عمل کا کیا جواز ہے؟ (سائل جاوید اقبال۔ بنوں)

الجواب: قادیانی کافر اور مرتد ہیں۔ کیونکہ قادیانی دعویٰ اسلام کے باوجود ضروریات اسلام سے منکر رہے ہیں اور اسی کو ارتداد کہا جاتا ہے۔ کسی کافر کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا جائز نہیں ہے۔ (ہندیہ، ج ا، ص ۱۵۹) بلکہ کفار اور مشرکین کے قبرستان میں دفن کیا جائے گا۔ مگر کافر کی تدفین، مسلمانوں کی تدوین سے متغائر ہے۔ کافر کو بغیر مراعات سنت لحد کے زمین میں دفنایا جائے گا۔ (البحر، ج ۲، ۱۹۱) اور مرتد کا تو کفار کے قبرستان میں بھی دفن کرنے کے لیے زمین دینا ممنوع ہے بلکہ بغیر غسل وکفن کے، کتے کی طرح کسی گڑھے میں گاڑا جائے گا۔ علامہ ابن نجیمؒ فرماتے ہیں:

اَمَّا الْمُرْتَدُّ فَلاَ یُغْسَلُ وَلَا یُکَفَّنُ وَاِنَّمَا یُلْقٰی فِیْ حَضِیْرَۃٍ کَا لْکَلْبِ وَلَا یُدْفَعَ اِلٰی مَنِ انْتَقَلَ اِلٰی دِیْنِھِمْ کَمَا فِیْ فَتْحِ الْقَدِیْرِ (البحر الرائق، ج ۲، ص ۱۹۱ و ھکذا فی الدر المختار)

لہٰذا کسی قادیانی کا مسلمانوں کے قبرستان میں دفنانا شرعاً جائز نہیں ہے اور اگر کسی جگہ مسلمانوں کے قبرستان میں قادیانیوں نے قادیانی کو دفن کردیا تو چونکہ مسلمانوں کا قبرستان صرف مسلمانوں کے لیے ہی وقف ہوتا ہے، کسی غیر کے لیے نہیں۔ لہٰذا اس صورت میں قادیانی غاصب متصور ہوں گے تو اس طریقے سے کافر کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنے کے جرم کے ساتھ جرم غصب بھی لازم آگیا اور اس کے ساتھ ذمی کے میت کو اگرچہ اسلام نے محترم ٹھہرایا ہے مگر کافر اور مرتد کو نہیں۔ (درمختار و بحر حوالہ بالا) اور اسی طرح درالمختار میں ہے عظم الذمی محترم الخ اور ردالمختار میں ہے:

قَوْلُہٗ عَظْمُ الذِمِّی مُحْتَرَمٌ اَلْخ فَلاَ یُکْسَر اِذَاوُ جِدَ فِیْ قَبْرِہٖ لِاَنَّہٗ کَمَا حُرِّمَ اِیْذَائُہٗ فِیْ حَیَاۃٍ اِلٰی قَوْلِہٖ وَاَمَّا اَھْلُ الْحَرْبِ فَاِنْ اَحْتِیْجَ اِلٰی نَبْشِھِمْ اَلْخ (ج ا، ص ۲۲۸)

اور مرتد کالحربی ہے۔ چنانچہ جس طرح کہ حربی کے قتل سے قصاص واجب نہیں اسی طرح مرتد کے قتل سے بھی واجب نہیں۔ (ہندیہ) اور مسلمانوں کے لیے یہ جائز نہیں کہ وہ مسلمانوں کی کسی چیز بالخصوص کسی موقوف چیز پر کسی کافر کا غاصبانہ قبضہ بشرطیکہ قدرت توڑ نہ ڈالے۔ (ہندیہ ج ۲ ص ۴۴۷)

وَفِی الْحَدِیْثِ الْمُسْلِمُ اَخُو الْمُسْلِمِ لَا یَظْلِمُہٗ وَلَا یُسْلِمُہٗ (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۴۲۲)

لہٰذا صورت مذکورہ میں علاقہ کے لوگوں پر لازم ہے کہ وہ اس قادیانی میت کو مسلمانوں کے قبرستان سے نکال کر کسی گڑھے میں دفن کر دیں تاکہ ان جرائم کا ازالہ ہو جائے اور یہ صورت نبش حرام کی صورت نہ ہوگی کیونکہ غصب کی صورت میں مسلمان میت کا نبش بھی جائز ہے۔ اور کافر و مرتد کا تو بطریق اولیٰ جائز ہوگا۔ ہندیہ میں ہے: اَلْمَیِّتُ بَعْدَ مَافِیْ دَفْنٍ بِمُدَّۃٍ طَوِیْلَۃٍ اَوْ قَلِیْلَۃٍ لا یسع اخراجة من غیر عذرٍ والعذران یظھر ان الارض مغصوبة (ج ۲ ص ۴۷۰)

اور اگر بالفرض یہ تدفین وہاں کے کسی مسلمان کی اجازت سے ہوئی ہو تو اس کا بھی شرعاً کوئی اعتبار نہیں ہے کیونکہ یہ حق کسی کو حاصل نہیں کہ جتھہ موقوف علیہا میں تغیر اور تبدل کر لیں۔

ردالمختار میں ہے: فَاِنَّ شَرَائِطَ الْوَاقِفِ مُعْتَبَرَۃٌ اِذَالَمْ تُخَالِفِ الشَّرْعِ وَھُوَ مَالِکٌ فَلَہٗ اَنْ یَجْعَلَ مَالَہٗ حَیْثُ یَشَاءُ ......الخ ج ۳ ص ۳۹۵ فیہ / شَرْطُ الْوَاقِفِ کَنَصِّ الشَّارِعِ اَیْ فِی الْمَفْھُوْمِ وَالدَّلَالَۃِ وَوُجُوْبِ الْعَمَلِ ......الخ اور اسی طرح یہ ظاہر ہے کہ کوئی مسلمان کسی کافر کو مسلمانوں کے حق دبانے کی اجازت دینے کا مجاز نہیں ہے۔ یہ بھی ملحوظ ہو کہ چونکہ قادیانی صورت مذکورہ میں مسلمانوں کے وقف کے غاصب ٹھہر گئے ہیں اور اس میں تصرف کر کے اپنی میت اس میں دفن کر دی ہے اور اسی طرح صورت میں ایسے وقف مغصوبہ کا استرداد ضروری ہے۔ لہٰذا مسلمانوں پر لازم ہے کہ جس طرح بھی ممکن ہو اپنے مغصوب وقف کا استرداد کر لیں۔ ہندیہ میں ہے:

وَلَوْ غصبھا من الوَاقِفِ اَوْ مِنْ وَالِیْھَا غَاصِبٌ اِلٰی قَوْلِہٖ فَاِنْ کَانَ الْغَاصِبُ زَادَ فِی الْاَرْضِ مِنْ عِنْدِہٖ اِنْ لَمْ تَکُنْ الزِیَادَۃ اِلٰی قَوْلِہٖ فَاِن یسترد الارض من الغاصب بغیر شیئی (ج ۲ ص ۴۴۷)

تنبیہ: اور جس طرح کہ ابتداء کافر اور مرتد کی تدفین مسلمانوں کے قبرستان میں ممنوع ہے اسی طرح بقاء بھی ممنوع ہے۔

یَدِلُّہٗ عَلٰی ذٰلِکَ مَا فِیْ ھِنْدِیَۃٍ نصه ھذا مقبرہ کانت من المشرکین ارادوان یَجْعَلُوْھَا لِلْمُسْلِمِیْنَ فَاِنْ کَانَ کَانَتْ اٰثارھم قَدِاِنْدَرَسَتْ فَلَابَاْسَ بِذٰلِکَ وَاِنْ بَقِیَتْ اٰثَارُھُمْ بان بَقِیَ مِنْ عِظَامِھِمْ شَیْئٌ یُنْبَشُ وَیُقْبَرُ ثُمَّ یَجْعَلُ مَقْبَرَۃٌ لِلْمُسْلِمِیْنَ......الخ (ج ۲ ص ۴۶۹)

فلیتامل: اور مسلم شریف کی حدیث میں ہے من رای منکم منکراً فلیغیرہ بیدہ (ج ۱ ص ۵۱) اس لیے مسلمانوں پر اس منکر کا ازالہ ضروری ہے...... یہ ''تحقیق باصواب ہے'' حکومت اور واقفین اور مقامی بااثر اشخاص پر ضروری ہے کہ وہ اس میت کو نکلوائیں یا نکالیں۔''

(ماہنامہ ''الحق'' اکوڑہ خٹک)